کاروائی مجلس عاملہ جمعیۃ مرکزیہ
علماء ہند ۲ مارچ ۱۹۴۸ء
سو ۳ ۵ مارچ ۱۹۴۸

pages = 4
Pr/year =

ٹاوری ۳-۳۳ مارچ ۱۹۲۰ء

کارروائی اجلاس مجلس عاملہ جمعیۃ مرکزیہ علماء ہند

منعقدہ ۲۳، ۲۴ محرم الحرام ۱۳۵۹ھ مطابق ۳۔ ۴ مارچ ۱۹۴۰ء عیسوی

یوم شنبہ و یکشنبہ بمقام دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی

۳ مارچ ۱۹۴۰ء یوم شنبہ کو ۷ ½ بجے شب سے دفتر جمعیۃ علماء ہند میں مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کا اجلاس زیر صدارت حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب شروع ہوا جس میں حسب ذیل اراکین مجلس عاملہ نے شرکت فرمائی۔

اسمائے گرامی حضرات شرکائے اجلاس

(۱) حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب۔ (۲) حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی
(۳) حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی۔ (۴) حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی۔
(۵) حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی۔ (۶) حضرت مولانا نور الدین صاحب بہاری۔
(۷) حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی۔ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب گٹھوری
حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند۔

کارروائی

سب سے پہلے حضرت ناظم صاحب نے گذشتہ اجلاس مجلس عاملہ منعقدہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ ستمبر ۱۹۳۹ء ٹاؤن ہال میرٹھ کی کارروائی پڑھکر سنائی جس کی منظوری کے بعد صدارت کی جانب سے حضرت مولانا معین الدین صاحب اجمیری مرحوم اور مولانا حکیم محمد میاں صاحب میرٹھی مرحوم کے متعلق تعزیت کی تجاویز پیش ہوکر منظور ہوئیں۔

اس کے بعد مولانا معین الدین صاحب کی جگہ جمعیۃ عاملہ کے رکن کے انتخاب کا مسئلہ پیش ہوا اور مولانا حفظ الرحمن صاحب کی تحریک اور حضرت ناظم صاحب کی تائید سے مولانا محمد میاں صاحب فاروقی الہ آبادی کو مجلس عاملہ کا رکن منتخب کیا گیا۔

بعد ازاں حضرت ناظم صاحب نے جمعیۃ الانصار گورکھپور کا خط اور اُن کی بھیجی ہوئی

دو تجاویز پڑھ کر سنائیں جو ۷ ار جنوری سنہ ۱۹۴۰ء کو موصول ہوئی تھیں۔ پہلی تجویز کے متعلق مجلس عاملہ نے طے کیا کہ حضرت مفتی صاحب ایک بیان مرتب فرمائیں جو آیندہ ورکنگ کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور دوسری تجویز ناہر تعلیم کے متعلق طے پایا کہ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کا نام جمعیۃ الانصار کو بھیجدیا جائے۔

اس کے بعد حضرت مولانا محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت بہار کا خط پیش ہوا جسمیں کاظمی بل (فسخ نکاح) کی غلط دفعات کی جانب توجہ دلائی گئی تھی جسکے متعلق مجلس نے طے کیا کہ اسمبلی کے مسلم ممبران کے مشورہ سے ان دفعات میں ترمیم کی سعی کیجائے۔

دوسری نشست

۴ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کو ۱۰½ بجے سے اجلاس شروع ہوا جسمیں مسلم آزاد کانفرنس کے انعقاد کے متعلق بحث شروع ہوئی۔ مولانا مفتی محمد نعیم صاحب کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے حضرت مفتی صاحب نے کانفرنس کے ابتدائی شوروں کی تفصیل بیان فرمائی اور مسئلہ کی وضاحت کے بعد دریافت فرمایا کہ پہلے اس کے متعلق رائے دیجائے کہ کانفرنس ہونی چاہئے یا نہیں۔

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے فرمایا کہ قلیل الجدوی ہے اور مضرتوں کا زیادہ احتمال ہے مولانا نورالدین صاحب بہاری نے فرمایا کہ ضرور ہونی چاہیئے۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب نے بھی یہی فرمایا کہ ضرور ہونی چاہیئے۔ مولانا حفظ الرحمن صاحب۔ مولانا مفتی محمد نعیم صاحب۔ مولانا بشیر احمد صاحب اور مولانا احمد سعید صاحب نے بھی فرمایا کہ کانفرنس ہونی چاہیئے۔

اس کے بعد مفتی محمد نعیم صاحب کے سوال کے جواب میں جناب صدر نے فرمایا کہ میری رائے مولانا شبیر احمد صاحب سے متفق ہے پھر حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ جمعیۃ کی مجلس عاملہ اسکی اجازت دیتی ہے یا نہیں کہ جمعیۃ علماء بھی دعوت دینے میں شریک ہو۔ مولانا شبیر احمد صاحب نے فرمایا کہ اگر آپنے کانفرنس کا منعقد کیا جانا ضروری قرار دیا ہے تو پھر داعی کی حیثیت سے بھی شریک ہونا چاہیئے۔ مجلس کے باقی ممبران نے بھی اسکی تائید کی مگر مولانا احمد سعید صاحب نے فرمایا کہ جمعیۃ کو داعی نہیں بننا چاہیئے۔ مجلس نے یہ بھی طے کیا کہ جمعیۃ کے صدر اور ناظم کو داعی کی حیثیت سے شریک ہونا چاہیئے انکی کارروائی مجلس عاملہ کی کارروائی سمجھی جائے گی۔

حضرت مفتی صاحب نے دریافت فرمایا کہ اگر دوسری جماعتیں اپنے صدر اور ناظم کو داعی بنانا منظور نکریں یا کوئی ایک جمعیۃ ہی شریک رہے تو اُسوقت کیا طرزِ عمل اختیار کیا جائے گا۔ اِسپر مولانا حفظ الرحمن صاحب نے فرمایا کہ اگر سات میں سے تین جماعتیں شریک ہوں تو جمعیۃ بھی دعوت دینے میں شریک ہو جائے۔ نیز نمائندگان کے متعلق طے پایا کہ صوبوں سے نمائندہ طلب کئے جائیں اور اسکے بعد صدر و ناظم اپنے اختیار سے انیں سے نام منتخب کرلیں اور اس طرح مطلوبہ تعداد پوری کرلیجائے۔

منظور شدہ تجاویز

تجویز (۱) جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس حضرت علامہ مولانا معین الدین صاحب اجمیری کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت مولانا ایک متبحر عالم اور سرگرم مجاہد تھے۔ اُن کی وفات سے مسلمانانِ ہندوستان کو نقصان عظیم پہنچا ہے، یہ جلسہ دعا کرتا ہے کہ حق تعالیٰ مولانا مرحوم کو فردوس بریں میں جگہ دے اور اُن کے فیوض کو تا قیامت جاری رکھے اور مسلمانوں کو اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے یہ جلسہ مولانا مرحوم کے صاحبزادے مولوی عبدالباقی صاحب اور دوسرے اقارب کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور اُن کو یقین دلاتا ہے کہ مولانا مرحوم کی وفات کے صدمۂ عظیمہ میں مجلس بھی ان کی شریک ہے۔

تجویز (۲) جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس جناب حکیم محمد میاں صاحب رامپوری میرٹھی کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور ان کے لئے دعاءِ مغفرت کرتا ہے اور ان کے اعزہ و اقارب کو اپنی دلی ہمدردی کا یقین دلاتا ہے۔ حکیم صاحب مرحوم ایک پختہ عزم و ارادت کے مالک اور وطنی اور ملی ضروریات میں شاندار خدمات فرماتے تھے اور جمعیۃ علماء ہند کے ساتھ دلی وابستگی رکھتے تھے۔

تجویز (۳) جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ آزاد خیال مسلمانوں کی کانفرنس کے انعقاد کو مناسب سمجھتے ہوئے قرار دیتا ہے کہ اگر سات مجوزہ آزاد خیال جماعتوں میں سے تین جماعتیں بھی دعوت دینے میں شریک ہونے کی منظوری دیدیں تو جمعیۃ علماء ہند بھی

داعیان میں شرکت منظور کرتی ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے داعیان میں صدر و ناظم جمعیۃ علماء ہند کے نام بحیثیت عہدہ کے دیدیئے جائیں اور مجلس استقبالیہ جس قدر نمائندے طلب کرے اُن کے نام صوبوں کی جمعیتوں سے استصواب کرنے کے بعد صدر و ناظم منتخب کرکے بھیجدیں نیز کانفرنس کے متعلق دیگر انتظامی اُمور میں صدر و ناظم کو اپنی صوابدید کے موافق جمعیۃ کی طرف سے عملدرآمد کرنے کا اختیار رہے۔

تجویز (۴) جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ حکومت پنجاب کی اُس سخت گیر پالیسی پر جو اُس نے مجلس احرار اور دیگر سیاسی کارکنان کے خلاف اختیار کر رکھی ہے اپنے غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے خصوصاً مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے اسکو آئین انصاف و اخلاق کی حدود سے گذر کر انتقام و مغلوبیت غضب کی حد تک پہنچی ہوئی خیال کرتا ہے۔ ایک ذمہ دار مسلم وزارت کی حکومت کی طرف سے اس قسم کی جابرانہ کارروائی سخت شرمناک ہے۔ حکومت پنجاب کو فوراً تلافی مافات کرنا ضروری ہے ورنہ مسلمانوں کے جذبات نفرت برانگیختہ ہونگے اور حکومت کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

(مولانا) احمد سعید ناظم جمعیۃ علماء ہند
گلی قاسم جان
دہلی